خلاصہ رسالہ برہان محکم علی حذلان من نفی اثر القدم

علامہ کریم اللہ دھلوی علیہ الرحمہ

صلعم کا یہ سب معمولات بزمانۂ جناب آخوند صاحب و برادر معظم جناب قاری عبدالرحیم صاحب کے نہ تھی اس فقیر نے بطور خود زائد کی ہین کاتب الحروف خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین نے عرض کیا کہ ہر پنجشنبہ کو معمول ختم کا کب سے ہے فرمایا کہ زمانۂ مولوی اسمٰعیل صاحب سے وجہ اسکی یہ تھی کہ بعد انتقال جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت قدوۃ العرفا جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب و زبدۃ الاصفیاء حضرت آخوند برہان صاحب رحمۃ اللہ علیہم مولوی اسماعیل صاحب نے وعظ و نصایح مین عقاید اہل اسلام مین خلل ڈالا اور قدم مبارک جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ کو کہ جو بیرون شہر دہلی واقع ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ موضوع و مصنوع کہا حالانکہ اس فقیر نے بچشم خود مولوی اسماعیل صاحب و مولوی محبوب علی و مولوی عبدالحی وغیرہ کو خاص احاطہ شریف مین متصل و محاذی قدم پاک کے مراقب و متوجہ دیکھا تہا مولوی اسماعیل صاحب نے بارہا خاص اسمقام صدق اختصاص مین وعظ مشتمل بر نصایح و عدم ارتکاب منہیات ارشاد فرمایا اور بجز تعظیم و تکریم کے کوئی کلمہ سوادبے کا نسبت اس قدم پاک کبھی نہ بالعد انتقال جناب شاہ صاحب کے ایسا قلب منقلب ہوا کہ صدق و القان معجزہ باہرہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کا صفحۂ خاطر سے بالکل محو و سلب ہو گیا

اور بجز لفظ موضوع و مصنوع کے کوئی کلمہ معقول زبان سے برآمد نہین ہوا
ایکمرتبہ بعد انتقال جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ عبدالقادر
صاحب علیہما الرحمۃ بزمانہ جناب آخوند برہان صاحب کے مولوی اسمٰعیل
صاحب باستدعای بعض معتقدین بطریق وعظ و نصیحت کے محلہ فراشخانہ مین
تشریف لائے جناب آخوند صاحب نے بمجرد خبر تشریف آوری مولوی
صاحب زبانی ایک طالب علم کے کہلا بھیجا کہ صاحبزادہ صاحب یہ فقیر
بوجہہ کبرسنی و طریان ضعف حاضر خدمت نہین ہو سکتا وقت مراجعت کے
اس خادم کو شرف ملاقات سے مشرف فرمائیگا مولوی صاحب حسب وعدہ
اس مسجد مین تشریف لائے جناب اخوند صاحب نے بکمال عظمت و جلال
بمواجہہ مودب بیٹھکر عرض کیا کہ صاحبزادے صاحب اس فقیر نے سنا ہے
کہ آپ ختم و فاتحہ و ایصال ثواب و تعیین یوم و حاضری قدم مبارک کو
منع فرماتے ہین مولوی صاحب نے فرمایا کہ آخوند صاحب بیشک تعیین یوم بدعت ہے
آخوند صاحب نے فرمایا یہ فقیر عرصہ سے ختم و فاتحہ جناب سرور کائنات
صلعم کا تاریخ بارہوین کو قدم مبارک مین حاضر ہو کر کرتا ہے اگر آپ فرماوین
تو بتعیین یوم قدم مبارک مین جاکر فاتحہ نکرون مگر جس روز آپ بلا تعیین یوم
قدم رنجہ فرماوین اسی روز یہ فقیر ایصال ثواب کرے مولوی صاحب نے
جواب دیا کہ آخوند صاحب مین شریک نہین ہونگا آخوند صاحب نے فرمایا

اگر آپ شریک فاتحہ نہونگی تو یہہ فقیر تعیین یوم بھی موقوف نہین کریگا مولوی
صاحب نے سکوت کیا اور کچہہ جواب ندیا بعد تشریف لیجانے مولویصاحب کے
جناب آخوند صاحب نے ایک رقعہ بخدمت عالیہ جناب صاحبزادیصاحبہ
مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح مسماۃ بی بی زینب کہ بڑی فاضلہ
و عالمہ تہین محتوی باطلاع حال تشریف آوری مولویصاحب و ممانعت
تعیین یوم طالبعلم کے ہاتہہ بہیجا صاحبزادیصاحبہ نے بجواب رقعہ تحریر فرمایا
کہ آخوند صاحب آپ مولوی اسماعیل کا کہنا نہ مانا انکے عقاید خراب ہوگئے
ہین حسب معمول تعین یوم قدم مبارک مین حاضر ہو کر فاتحہ کیا کیجئی جناب آخوند
صاحب نے اس رقعہ کو حرز جان کر کے بدستور قدیم بحاضری قدم مبارک
فاتحہ کرتے رہے **کاتب الحروف** عرض کرتا ہے کہ وہ رقعہ قبل ایام بلوہ
غدر کے گم ہو گیا تھا یہہ حکایت عبرت افزا زبان فیض ترجمان حضور رحمۃ اللہ علیہ
و مرشدی قدس اللہ سرہ سے سنکر احقر نے یاد رکہی تھی دریں ولاوقت
تحریر رسالہ ہذا الشہادت ان طلبا کے جو حاضر جلسہ تقریر مولوی اسماعیل
صاحب جناب آخوند صاحب کے تھے وتا طبع رسالہ ہذا خاص اسی مسجد
مین زمرۂ طلبا مین معدود ہین بلا کم و کاست حیز تحریر مین لایا ہے
آمدم بر اینکہ فرماتے تھے حضور مغفور کہ بعد انتقال جناب مولانا شاہ
عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مولوی اسمٰعیل صاحب کی تقریر دلپذیر

و بیان دلچسپ سے اکثر نا واقفین صدق معجزہ نقش قدم رسول اکرم
صلعم سے منکر و منحرف ہو گئے اس زمانہ مین یہہ فقیر بھی گا ہے لعد بلے ہے
بفحوائی صدق انتمائے ان من البیان لسحراً مولویصاحب کے جلسہ وعظ
مین شریک ہوا کرتا تھا باستماع تقریر مصنوع و موضوع ہونے اس قدم کے
کہ مولوی صاحب علی روس الاشہاد بتغلیظ عام و خاص بیان فرماتے تھے
باغوائی نفس پر مکر یہہ وسوسہ مرکوز خاطر فاتر ہوا کہ نعوذ باللہ ولا حول و لا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم شاید یہہ قدم مبارک بے اصل و غیر صحیح ہو بفضل اللہ المنعام
و بتوجہ موجہ حضرات مرشدین کرام شب کو یہہ واقعہ دیکھا کہ اندرون کوٹلہ
خاص حظیرہ شریفہ مین جہان قدم مبارک ہے جناب سید المرسلین خاتم النبین
احمد مجتبی حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم مع اکثر بزرگان اولو العظم تشریف
فرما ہین و بیرون حظیرہ پاک صحن مجلس خانہ مین اور بزرگان دین حاضر ہین
ہر شخص بحصول شرف زیارت اندرون حظیرہ مطہرہ حاضر ہو کر جمال
جہان آرای محبوب کبریا مقبول بارگاہ رب العلا سے مشرف ہو کر باہر
آجاتا ہے یہہ فقیر بھی باستحصال شرف پابوسی اندرون حاطہ شریفہ حاضر ہوا
بمجرد ملاحظہ اس فقیر کے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس
نفیس زبان حق بیان سے ارشاد فرمایا کہ اس بدعقیدہ کو اندر نہ آنے دو
یہہ شخص ہمارے معجزۂ قدم سے منکر ہے یہہ فقیر سینہ فگار بدیدۂ اشکبار

اسی عالم خواب مین بتضرع بیشمار باین الفاظ ملتجی ہوا کہ یا رسول اللہ مجھے
قصور ہوا آئندہ مین کبھی حضور کے معجزہ نقش قدم مبارک سے منکر ہونگا
حضور پرنور نے بمشاہدۂ اضطراب و بیقراری بشان رحمۃ للعالمینی
تقصیر عفو فرمائے ہیہ فقیر اسی خواب مین بتقبیل اقدام مشرف ہوکر برجعت
قہقری بیرون حظیرہ واپس آیا خواب سے بیدار ہوکر شکر حق بجالایا اور
بعد توبہ و استغفار کے بصدق نیت و خلوص تام عزم بالجزم کیا کہ بشکریہ
عفو جریمہ سقیمہ ہر پنجشنبہ کو بقدر تیسر بحاضری اس مقام خاص فیض
اختصاص مین فاتحہ جناب سرور کائنات صلعم کا کیا کرونگا چنانچہ جبتک
وہ طریق انیق شایع و ذایع ہے خادم کمین نور اللہ قلبہ بنور الصدق
و الیقین نے عرض کیا کہ حضرت خواجہ صاحب کے دربار مین طریق فاتحہ کا
کب سے ہے فرمایا کہ قبل زمانۂ ایام بلوۂ غدر سے ہیہ فقیر بادائے نیت
حسب معمول ہر پنجشنبہ کو بعد مغرب کے قدم مبارک مین فاتحہ و ایصال
ثواب کرتا تھا چند مدح خوانان ہوائے نفسانی و طمع ناموری قصاید
بے سند و مدایح بے معنے و خلاف شرع ایسی طول و طویل پڑہنے لگے
کہ طبایع سامعین کو رنج و ملال لاحق ہونے لگا بعض اہل علم و نیز
فقیر نے ممانعت کی بپاس نادانی مستعد بجنگ و جدال ہوگئے
فقیر نے برفع فساد و دفع شر بدربار فیض بار جناب خواجہ محمد باقی باللہ

علیہ الرحمۃ کے فاتحہ شروع کردیا جب وہ فساد رفع ہوگیا اور
ختم حسب معمول قدم مبارک مین ہونی لگا و فور عنایت و فرط جذب
عشق فیضان معنوی حضرت خواجہ صاحب سے اس فقیر کو یہ ام
گوارا نہوا کہ خواجہ صاحب کے ہان سے ختم موقوف کیا جاوے
ببرکت توجہات جناب خواجہ صاحب سے یہہ ختم بھی آجتک
جاری ہے ف جمیلہ کاتب الحروف عفا اللہ عن جرائمہ بخدمت
ارباب دانش واصحاب بینش کے عرض پرداز ہے کہ قطع نظر
تصریحات محدثین معتبر وارباب تاریخ واہل سیر کے خاص یہہ
حکایت حضرت جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ کتے ثبوت وصحت
نقش قدم رسول اکرم صلعم واقع کوٹلہ بیرون شہر دہلی واسطے
ارباب عقیدت واہل ارادت کے سند قوی وعروۃ الوثقی ہے
اگرچہ زمانہ سابق مین قبل ایام بلوہ غدر بعد انتقال مولوی سمٰعیل صاحب کے
متبعین اقدام نے نفی صلیت اس قدم مبارک کے بلکہ نفی مطلق
معجزۂ نقش قدم مین رسالہ مسماۃ دلیل المحکم فی نفی اثر القدم محتوی
بدعاوی کاذبہ مخالف مصرحات سلف صالحین بے اندیشہ
روز عدل و داد تضلیل عام ناواقفین و تغلیط خاص اہل دین
تصنیف کرکے رسالۂ مذکورہ کو طبع کرایا تھا مگر الحمد للہ علی ذالک

بمقتضائے الحق یعلو و لا یعلی و لکل فرعون موسی حضرت استاذی
و ماوای لقبیۃ السلف و حجۃ الخلف جناب مولانا محمد کریم اللہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ برہان محکم علے خذلان من نفی اثر القدام
ولاسیما حضرت والدی جناب غفران مآب قدوۃ المحدثین زبدۃ
المفسرین سلطان الواعظین شہید فی سبیل اللہ مولوی محمد
فرید الدین اغرقہ اللہ فی بحر غفرانہ نے رسالہ سیف المسلول علی
من انکر اثر قدم الرسول بتردید مزخرفات لاطائل ورد وساوس
منکر نقش قدم رسول اکرم صلعم تصنیف فرماکر اسکی اشاعت مین سعی بلیغ
عمل مین لائی تھی جزاہما اللہ احسن الجزار فی یوم الحساب وہدی المنکرین
الکذاب الذین ہم من ابناء عبد الوہاب المختصر نظر بر صیانت
عقاید اہل اسلام و نیز ہت ناظرین رسالہ ہذہ لبعد تمہید مقدمۂ
مسئلۂ عقائد کے چند روایات بثبوت و صحت نقش قدم جناب
رسول اکرم صلعم بیرون شہر دہلی واقع کوٹلہ و وجوب عظمت
و اتخاذ تبرک حیز تحریر مین آوینگے تمہید مقدمہ برخاطر صفا مظاہر
ارباب ایقان کے واضح ولائح ہو کہ علماء راسخین وفضلاء
شامخین و محدثین باتمکین و فقہاء متبحرین نے اجماع کیا ہے اس
امر پر کہ جس جس معجزہ اور کرامات کے ساتھ انبیاء علیہم السلام مخصوص

ہوئے ہیں ان سب کے مجموعہ بل مع معجزات زائدہ ہمارے حضور
پر نور جناب نبوت مآب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مختص وممتاز
ہیں قال اللہ عزوجل ورفع بعضہم درجات قال فی تفسیر الجلالین
ورفع بعضہم ای محمداً صلے اللہ علیہ وسلم درجات علے غیرہ لعموم
الدعوۃ وختم النبوۃ وتفضیل امتہ علی سائر الامم والمعجزات المتکاثرۃ
والخصائص العدیدۃ انتہے وقد ذکر ابو سعید النیشاپوری فی شرف
المصطفے ان عدد الذی خص صلی اللہ علیہ وسلم ستون خصلۃ کما ان
وفی الاحادیث ان اللہ تعالی فضل محمداً علے الانبیاء وعلی اہل السماء
ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال قال
فی المواہب فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقاً پس بنا بر اس قاعدہ منصوصے
وضابطہ کلی وتصریح صاحب مواہب کے ہر اہل ایمان واقف
ودانا ہے کہ جو معجزہ کسی نبی کا انبیاء علیہم السلام سے مستند بسند
صحیح پائیگا بیشک وشبہ وبلی چون وچرا بلا طلب سند واستدلال
مثل اس معجزہ کے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے
ذات بابرکات کے لئے بصدق دل واعتقاد کامل اقرار
اس معجزہ کا لازمہ ایمانی سمجھیگا قال صاحب المواہب ما خص
نبی لنبی من المعجزات والکرامات الا ولنبینا کما نصوا علیہ قاضی عیاض

رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف مین افادہ فرماتی ہین لم یوت نبی معجزۃ والا
وعند نبینا مثلہا او ما ہوا بلغ منہا وقد نبہ الناس علے ذلک ولنعم
ما قال وکل ای ات الرسل الکرام بہا + فانما اتصلت من نورہ بہم
ہرچہ اسباب جمال ست رخ خوب ترا + ہمہ بروجہ کمالست کمالا نخبہا
خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات + الخہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
اِس بنا بر تحقیق ان محققین کے یہ امر ثابت ہوا کہ جو جو معجزات انبیا
و مرسلین کو من جانب اللہ عطا ہوئی تھے بیشک ان سب کے
مجموعہ بل مع معجزات زائدہ علے ما حققہ الیشا پوری جناب نبوت
مآب ہماری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہین من جملہ ان
معجزات باہرات کی کہ کتب سیر وغیرہ مین متحقق و موجود ہین
معجزہ باہرہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کا تحقیق و تصریح
محققین مفسرین الیا مشہور و معروف ہے کہ ابار و انکار کو صلا
دخل نہین مرزا جان بر کے رحمۃ اللہ علیہ کتاب نظم الدرر والمرجان
مین لکھتے ہین لاوطی علی صخرۃ الاواثر فیہا - اور انسان العیون
مین علے برہان الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین فقد اثر
فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسراء وان ذلک الاثر موجود لان
محمد عبد العزیز صاحب خلال تحریر فرماتی ہین عن قاسم القرطبی ان معجزۃ

اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزہ باہرۃ قد اثبتہا المحققون فی تصانیفہم
من الثقات وما تکلم لبعض الجہلۃ الاعور المتغافل علی عدم
سند ہذہ المعجزۃ فہو من فرط جہلہ وعدم ممارستہ بروایات المحدثین
الماہرین للایات والاحادیث والروایات انتہے شیخ المحققین
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں ارشاد فرماتے ہیں
وازانجملہ است کہ چون بر سنگ میرفت فرو میرفت ہر دو پای او
دران چنانکہ در مقام ابراہیم متواتر ست اور مواہب اللدنیہ میں
مرقوم ہے القسم الرابع فیما اختص صلعم من الفضائل ومنہا انہ صلعم
کان اذا مشی فی الصخرۃ غاصت قدماہ کما ہو مشہور قدیما وحدیثا
علی الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم مع اعتقادہ
بوجود اثر قدمی الخلیل ابراہیم علیہ السلام فی حجر المقام المنوہ فی
التنزیل فی قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم اذ ما خص
نبی بشیئی من المعجزات والکرامات الا ونبینا صلے اللہ علیہ وسلم اعطے
مثلہ کما نصوا علیہ مع ما یوئد ذلک وہو وجود اثر حافری لبغلتہ علے
ما قیل فی مسجد لطیبۃ حتی عرف المسجد بہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ انتہی
ملخصاً وملتقطاً ارباب فراست واصحاب کیاست پر واضح ہو
کہ بتحقیق ان محققین باتمکین کی یہ ثبوت مطلق معجزہ نقش قدم رسول

اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کس وثوق و توثیق اور کس تفصیل و توضیح
روشن و آشکار ہے کہ صاحبان ایقان و اہل ایمان بملاحظہ ان
روایات معتبرہ کے صدق و یقین معجزہ باہرہ نقش قدم صفحۂ قلب
منقش فرماکر منکرین معجزہ شریفہ کو بمضمون عبرت مشحون شرح قصیدۂ
ہمزیہ لابن حجر تحت شعر البوصیری و یلثم التراب من قدم +
لانت حیاء من مشیہا الصفوا رنبہ بذلک علی انہ ینبغی لک ایہا العاقل
ان تستحی من مخالفتک بما جاء الیک لانک اذا علمت ان الحجر الاصم
لیستحی منہ لایبقی علی صلابتہ من مشیہ علیہ فشق علیہ صلابتہ فلان لہ
حتے یسہل مشیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان تبقی علی مخالفتہ
مع علمک بجلیل اوصافہ و علی اخلاقہ انتہے بکلمات ہدایت سمات
ضرور فہمایش کرینگے بلکہ معجزہ سم حجر و کہنے مبارک و انگشتان مبارک
واتخاذ تبرک اہل ایقان کا ان آثار مبارک سے اور مشہور ہونا
اس امر کا اہالی مدینہ طیبہ مین بتصریح محدثین ثابت ہے جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین شیخ المحققین محدث دہلوی تحریر فرماتے ہین
بعضے از علماء تاریخ نوشتہ اند کہ ہر زنے کہ حمل نمی گرفتہ باشد چون
بران سنگ مے نشیند حاملہ گردد و این خاصیت پیش اہل
مدینہ مطہرہ قدیما و حدیثا بحد شہرت رسیدہ است مسطری می گوید

که در حره که جانب قبله این مسجد است سنگها ست که بروی آثار است
می گویند که آن اثر حافر بغلهٔ آنحضرت است و بر سنگ دیگر مانند
اثر مرفق واقع است گویند آنحضرت بروے تکیه فرموده بود و مرفق
مبارک را بروے نهاده و بر سنگے دیگر آثار اصابع است و مردم
بهمه اینها تبرک مے جویند و نیز ناصر خسرو علوی بلخی اپنی سفرنامہ مین
لکھتے ہین وہم چنان قدری دیگر بروند باب الصفا گویند و این در را
پنج طاق است و از ہمه این طاق میانین بزرگتر است و جانب او
دو طاق کوچک و رسول الله علیه السلام ازین در بیرون آمده است
که به صفا شود و دعا کند و عتبه این طاق میانین سنگے سپید است
عظیم و سنگے سیاه بوده است که رسول علیه السلام والصلوٰة پای
مبارک خود بران نهاده است و آن سنگ نقش قدم متبرک او
علیه السلام گرفته و آن نشان قدم را ازان سنگ سیاه ببریده اند
و در آن سنگ سپید ترکیب کرده چنانکه سر انگشتهائے پا اندرون
دارد و حجاج بعضے روی بر آن نشان قدم نهند و بعضے پائے تبرک را
و من روے بران نشان نهادن واجب تر دانستم انتهے عبارت سفرنامه
مطبوعه مطبع اخبار خیرخواه ہند دہلی صفحه ۱۰۵ و ۱۰۶ الیس با وجود
ان تصریحات محدثین باخبر و مفسرین و اہل سیر اب بھے اگر کوئی

منکر بحق صدق والیقان کو کام فرما دے تو بجز آیۃ ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ و آیتہ بر ہدایت ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد اور کیا لکھا جاوے ناظرین رسالہ ہذا پر ایک اور امر محل غور ہے کہ در ینولا بعض مدعیان علم وفضل و برادران ہم مشرب منکرین نے بتضلیل عام نا واقفین و تغلیط خاص اہل دین الساجحل وقتہ اکو کام فرمایا ہے کہ عامی و بازاری بھی ایسی جرات کم کرتا ہوگا یعنے اپنے سوء اعتقادی اور انکار معجزہ بارہ نقش قدم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو توبہ توبہ ولنعوذ باللہ من ہذا البہتان نسبت بعض حضرات مفسرین صاحبان صدق والیقین کے ناحق و ناروا منسوب کیا ہے اور بے ادراک معانی عبارت تفسیر خاص اپنی عبارت موضوعی و مصنوعی کو اسپر متفرع کرکے ایک مضمون نکبت مشحون بمقتضاے کل اناء یترشح بما فیہ انکار معجزہ بارہ نقش قدم جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بے اندیشہ روز موعود و بلا پاس و لحاظ یوم مشہود احداث کرکے حاشیہ تفسیر پر موشح و مزین کیا خلاصہ اس حادثہ جانکاہ و واقعہ ہوش ربا کا یہ ہے کہ کسی محشی مدعی علم وفضل نے حاشیہ جلالین پارہ چہارم فیہ آیات بینات مقام

ابراہیم ہین بعد نقل عبارت مدارک التنزیل بتحقیق وتجہیل ایک
عبارت موضوعہ ومصنوعہ فعلم منہ ان الذین یشہرون فی البلدان
ہذا اثر قدم نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کاذبون لایعبا بقولہم لان الصحابۃ
ما یوجد فی الشئ ولا یوجد فی غیرہ فافہم ولا تتبع منضرع کرکے اپنی عقائد
فاسد ہین مفسر حنفی المذہب صاحب صدق وایقان کو شریک
وسہیم انکار معجزہ باہرہ نقش قدم جناب رسول کریم علیہ افضل
الصلوۃ والتسلیم بناکر نامہ اعمال سیاہ کیا دبا ایں ہمہ زیادہ ترجرأت
پرخسارت اس صاحب شرم وحیا کی یہ ہے کہ مقران فضایل احمدی
ومعتقدان معجزات سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بدعتی قرار دیا ہے
حیث قال حجۃ فافہم ولا تبتدع شاہد مدعا ہی نعوذ باللہ من ہذا القول و
ہذا الاعتقاد یہ ہے ہیچمیرز بنقل عبارت تفسیر مدارک محشی کے خوش
فہمی کو محل انتظار اولوا الابصار کرتا ہے قال صاحب المدارک
لان اثر القدم فی صخرۃ الصمار آیتہ وغوصہ فیہا الی الکعبین آیتہ
والانتہ بعض الصخرۃ دون بعض آیتہ والبقاء دون سائر آثار الانبیاء
آیتہ لابراہیم خاصۃ انتہے کلامہ ماہرین علم تفسیر وعقلای اولے
الافہام اس مقام پر بغور ملاحظہ فرماوین کہ لفظ لابراہیم خاصۃ وقع
تفسیر شریف اس محشی خوش فہم کی مفید مدعا عمومی کیونکر ہوسکتا ہے

چہ اینکہ بحسب قاعدۂ منصوصی و امر اجماعی مصرح صاحب
مواہب ما خص بنبی لشیئ من المعجزات والکرامات الا ولنبینا کما
نصوا علیہ و صاحب شفا لم یؤت بنبی معجزۃ الا و عند نبینا مثلہا او ما ہو
ابلغ منہا و قد نبہ الناس علی ذلک اگر لفظ خاصہ کے یہی معنی جو مرکوز
خاطر نکہت مناظر محشی بیتجر کے مراد لئے جاوین تو بمفاد مضمون رفعت
مشحون صاحب مواہب و شفا جناب نبوت مآب سرور کونین
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جمیع انبیا علیہم السلام پر
فضیلت تامہ و تفضیل عام ثابت نہین ہوتی اور مصداق احادیث
مرویہ الصحاح ان اللہ تعالی فضل محمد آ علے الانبیاء و علے اہل السماء
و انا سید ولد آدم صحیح نہین ہوتا و ان ہذا الاشیئ عجاب اسیواسطے لفظ
لابراہیم خاصۃ عند عامۃ المفسرین مقید بحرفو نہین یعنی صرف لانہ
و تاثیر حجر یا مجرد نقش کے لئے نہین بلکہ مجموعہ اثر القدم فی الصخرۃ
و غوصہ الی الکعبین والانۃ لبعض دون بعض و البقاء دون
سائر آیات الانبیاء مجموع من حیث المجموع مراد ہے اور
ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ نقش قدم باین معنے مخصوص
سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور کسی نبی کا نہین ہوا
نہ یہہ معنے ہین کہ تاثیر حجر مطلقا تحت اقدم کسی نبی کی ثابت نہین

بلکہ عند المحققین ثبوت معجزہ نقش قدم حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام
و نقش سپر عم رسول اللہ صلعم بھی موجود ہے محدث دیار بکری حافظ
حسن صاحب الخمیس رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین مہبط آدم بسرانديب
وفیہ اثر قدم آدم مغموسۃ فی الحجر ویری علی ہذا الجبل کل لیلۃ کہیئۃ
البرق من غیر سحاب ولابدلہ فی کل یوم من مطر لغسل قدم آدم
حکیم ناصر خسرو بلخی رسالہ سفرنامہ مین لکھتے ہین و بہ نیز دیک در دیوار
باندازہ سپرے بزرگ بر سنگ نقشیست گویند کہ حمزہ بن عبدالمطلب
عم رسول علیہ السلام آنجا نشستہ است سپری بر دوش بستہ پشت
بران دیوار نہادہ وآن نقش سپر اوست انتہے صفحہ ۵۹ اور مدارج
النبوۃ مین شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ سنگ و آہن
نرم کردہ می شود برائے انبیا بتحقیق ان محققین صاحبان صدق
ویقین کی یہہ امر بتصریح ثابت ہے کہ تلئین حجر خاصہ ابراہیمی نہین
بلکہ اور انبیا علیہم السلام کے واسطے بھی الانۃ حجر و تلئین سنگ
خرق للعادۃ ہوا کرتا تھا مگر باین ہیئت مجموعی مذکورہ کتب مفسرین
خاصہ ابراہیمی ہے اس خصوصیت سے نفی مطلق معجزہ نقش قدم
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ اور انبیا علیہم السلام کے
حسب مدعا مرغومی منکرین لازم نہین آتی اور مؤید اس خاصہ

بمعنے مجموع من حیث المجموع کے قول صاحب تفسیر مظہری کا ہے
ہکذا عبارتہ مقام ابراہیم مبتدء محذوف خبرہ او بدل من آیات
بدل البعض من الکل وہو الحجر الذی قام علیہ ابراہیم لبناء البیت حین
ارتفع البناء وکان فیہ اثر قدمیہ فاندرس من کثرۃ المسح بالایدی
فاثر الصخرۃ الصماء وغوصہما فیہا الی الکعبین وتخصیصہا بہذہ الالانۃ
من بین الصخار وابقاءہ دون آثار سائر الانبیاء وحفظہ مع کثرۃ اعدائہ
الوف سنۃ کل ذلک آیۃ مفاد لفظ کل ذلک آیۃ سے ادنی صاحب
استعداد بوجہ احسن جان سکتا ہے کہ مراد خاصۃ لابراہیم سے
مجموع من حیث المجموع ہے نہ ہر فرد علاحدہ مقصود ہے پس تفریق
محشے مغوی کے بمقتضائے المعنے فی بطن القائل نہیں معلوم کس
معنے ما فی الذہن السقیم کے مرکوز ہے سوا ہی سفسطہ بازی و تفرقہ
اندازی کے اور کوئی امر متصور نہیں پس جبکہ معجزہ نقش قدم
رسول اکرم صلعم مع معجزہ سم حجر و مرفق شریف واصابع مبارک
واتحاد و تبرک بتوضیحات و تصریحات مفسرین و محدثین باخبر
ارباب تواریخ و اہل سیر کے ثابت ہو گیا اب چند روایات
بثبوت معجزہ باہرہ نقش قدم رسول اکرم صلعم بیرون شہر دہلی
واقع کوٹلہ نظر بر نزہت ناظرین رسالہ ہذا و برغم الوف منکرین

واتخاذ تبرک ووجوب عظمت حیز تحریر مین آئی ہین بر خاطر ہدایت مناظر
ارباب صدق والقان وواقفین فضل رسول ایزد منان ظاہر
وباہر ہو کہ یہ قدم مبارک بیرون شہر دہلی واقع کوٹلہ تصریحات و توضیحات
سلف صالحین وفضلا محدثین واہل سیر صحیح ومستند ومعتبر ہے
علما اولو العظم وکملا اہل طریقت اسکے تعظیم وتکریم واتخاذ تبرک کو
امر یقینی ولازمۂ ایمانی جانتے تھے اور اسیوجہ سے فیضان صوری
ومعنوی سے مشرف ہوتے تھے تذکرۃ العلما مین حضرت شاہ محمد اکرم
حالات فیض سمات حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس اللہ سرہ مین
افادہ فرماتے ہین حضرت خواجہ باقی باللہ مغفور ہمیشہ بوقت شب
در درگاہ قدم شریف حاضر مے شدند وتمام شب نزد قدم مبارک
آن سرور مراقبہ می فرمودند تا انکہ کمال ظاہری ومعنوی حاصل شد
اور حضرات القدس مین مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی کے مکاشفہ آخیر مین لکھتے ہین کہ وقت بر آمدن دہلی
بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ مشرف گشت آبیکہ مجاوران در قدم
معظم می اندازند بدہن خود رسانید وگریہ با دست داد واز انجا مبشر
بمغفرت گشت اور یہ قدم پاک بالاتفاق آوردہ حضرت مخدوم جہانیان
جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ کا ہے حضرت موصوف مدینہ طیبہ زادہا اللہ

شرفاً وعظماسی بکمال عظمت وجلال اپنے ہمراہ دہلی مین لائے چنانچہ تفصیل
اسکی کتب معتبرہ مین موجود ہے صاحب سیر المنازل تحریر فرماتے ہین
در نواح دار الخلافۃ واقع مکانات دہلی قدیم از انجا کوٹلہ قدم
شریف کہ بنا ساختہ فیروز شاہ بادشاہ است ودر انجا قدم شریف صلیلعم
احوال تشریف آوری اینست کہ تخمیناً پانصد سال شدہ باشد کہ قدم
مبارک را مخدوم جہانیان جہان گشت از مدینہ منورہ آوردہ بودند
اور کتاب اخبار المتاخرین مین ہے نقلیست چون مخدوم بطواف
مدینہ معظمہ مشرف شد بعضے روس اکابر انجا در سیادت ایشان سخن کردند
مخدوم دست جانب روضہ مطہرہ سید عالم فراز کرد وگفت السلام علیک
یا جدی از قبہ مزار رسول صلے اللہ علیہ وسلم ندای شنید وعلیکم السلام
یا ولدی بتسامع این آواز حاضران متعجب ماندند شیخ عبداللہ یافعی
گفت واللہ ہذا صوت النبی علیہ السلام وہر یکے تصدیق کردند وتوبہ نصح
تمام نیز عذر خواہے کردند مرتبہ دیگر مردم بسیار روے ایشان ایستادہ بودند
ندائے شنیدند یا زداری لا تقوموا بین یدی ولدی یعنی اے زیارت
کنندگان من ایستادہ میشوید پیش دست فرزند من پس حاضران
دور شدند مرتبہ دیگر ندائے شنیدند یا ولدی لا تقم بین یدی زداری اے
فرزند من ایستادہ مشو پیش دست زیارت کنندگان من نقلیست سلطان فیروز

معتقد و مرید ایشان بود بموجب التماس او تحف بسیار مقدار یک کرور
و سیزده لاکھ تنکه رواج هند از جنس و متاع و نقد بخلیفه مصر رسانیده
قدم سید عالم خلاصه آدم صلوات الله علیه و علی اله و اصحابه را بحوالی
دهلی آوردند سلطان فیروز با اعیان و اشراف ده کروهی پیشوا رفت
و بر سر خود نهاده بدار الصفا المشتهر بفیروزآباد آورده و مبلغ نقد و جنس
بسیار بمردم داد و بعد از وفات فتح خان نبیرهٔ خود بر سینه او داشت
و مدرسه و مسجد و حصاری و سبیع و چاه بزرگ عمارت فرمود و آنچه از آب
زمزم در سرکار پادشاهی جمع شده بود در آن چاه ریخته و ظرفے
از سنگ که ده من نبات در و شربت شود راست کرده و طعام بسیار
بالنگر یومیه مقرر نمود و اراضی بسیار و باغات از بهشتی خاص که نام آن
زمین است مشتمل بقطعات مختلف بعضے از خرید و بعضے از احنار که تفصیل
آن در فرمان فیروز لیست وقف کرده در ماه صفر ختم الله بالخیر و الظفر
در سنه تسع و ستین و سبعمائه وقف نامه بمهر و دستخط علمای کرام و مشائخ انام
و قضات اسلام و اعیان ممالک نظام دار الملک حضرت دهلی درست کرده
بسجاده نشینان که از مصر همراه آمده بودند حاجی شمس الدین و حاجی محمد سپرده که
حاصلات از المستحقان و مسکینان صرف نماید کمترین متصدی این
تحریر بتاریخ ماه ربیع الثانی سنه خمس و الف آن وقف نامه را از اولاد

حاجیان مذکورین طلبیدہ و بقید مطالعہ آوردہ و زیارت دستخط مخدوم جہانیان و بزرگان دیگر کرد بر حاشیہ آن سلطان فیروز نیز خطی بدستخط خود نوشتہ بود و نیز تولیت نامۂ حضرت شیخ المحققین شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا کہ جسکو جناب مولوی محمد احسان الحق صاحب از اولاد امجاد حضرت شیخ موصوف نے بفرط عنایت راقم الحروف کو عنایت فرمایا ہے بخاطر ناظرین عقیدت طراز درج اوراق ہوتا ہے بثبوت وصحت کامل اس نقش قدم محترم کی سند قوی و عروۃ الوثقیٰ ہے کیونکہ متولی ہونا ایسے محدث عالی مرتبت کا بدون ثبوت وسند کامل و عدم صدق معجزہ ہذا خلاف قیاس و پایۂ اعتبار سے ساقط ہے نقل عبارت

نقل تولیت نامہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دربارہ قدم مبارک بیرون شہر واقع کوٹلہ فیروز شاہ

این ذکر لیست دربیان آنکہ مخدوم انام سید جلال الدین بخاری معروف بمخدوم جہانیان جہان گشت نبیرۂ قطب الحدیث و فرد حقیقت حضرت سید جلال الدین بخاری سُرخ رحمہما اللہ تعالیٰ از ممالک حجاز نقش قدمی مظہر البرکات. والاعجاز از جناب رسالتمآب سید المرسلین و مالک قاب قوسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اہل بیتہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین

باشارات و بشارات غیبی و لا ریب درین دیار هندوستان آورده‌اند
سلطان آن عصر فیروز شاه یکمنزل پیاده پای باستقبال آن شتافته
و هم در اثناء راه از حضرت مخدوم درخواسته که چنین آثار کرامت بار را
زیارت گاه عوام سازد و تعمیر ابنیهٔ عالیه جهت انتصاب
آن پردازد و آنهمه از آن ایشان است مگر آنکه هر که از ما سبقت
بر حالت آخرت نماید بر سینه او جای این نقش اعظم باشد حضرت
مخدوم فرمودند چون مارا سیاحت ناگزیر است اجابت آن حضرت
که اهتمام و نظام مهام و تملک و تولیت و تسلط و تصرف و حکومت
آنجا منکل الوجوه بملک معز الدین بخاری باشد که او شان هم وطن
و ملوک زاده با فضل و کمال من ست و او را وجود ثانی من درین
امر شمارید و احدی در تسلیم و تفویض و تجویز نقضی نیاز دان سلطان
و اخلاف او و دیگر سلاطین امر تملک و تسلط ملک معز الدین مذکور
و اولاد او نسلاً بعد نسل و هم اولاد امجاد مخدومی وصیت حضرت مخدوم
بامضای و اجرای داشته و تجویز خدام و جمیع اهتمام آن آستانه را
مجوز و مفوض برای آنها گذاشته آمده و در عهد حضرت صاحبقران
ثانی اورنگ نشین خلافت و جهانبانی کار فرمای حقایق
و دقایق و نکته دان شاهجهان بادشاه غفران پناه انار الله برهانه

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نبیرۂ ملک موصوف
بمذاکرہای مشتہرہ ادرارات واخراجات آن آستانہ ازصرف
خاص بادشاہی نیز مقرر گردانیدند چہین پور خلافت بادشاہزادہ
مرزا محمد داراشکوہ بہ نیل سعادت درخواست خدمت امانت آن نمود
آن بادشاہ حق پرست فرمود کہ متولی راچون تملکی ہم باشد امین
گماشتن بر مالک جبر مبین است وخدمت امانت ہم بضمیمہ یکروپیہ
یومیہ بحضرت شیخ مفوض داشتند انتہٰے موضع الحاجتہ شاہ
عبد الحق محدث دہلوی اپنے قصیدہ مین کہ جو خاص اپنے بہائی کی
لکہا تہا فرماتے ہین ؎

گاہے بطریق دلنوازی ٭ در کنج حضور جای سازی
گہ کردہ ز شوق پای تا سر ٭ آئی سوئے مقدم پیمبر
بوسی قدم شریف اورا ٭ مالی رخ خود بخاک آن پای
خلقش ہمہ کعبہ مے شمارند ٭ زان اہل صفاش فیض یابند
آن کعبہ چو در مقام دہلی است ٭ زان مکہ خورد نام دہلی ست
اور کتاب طبقات حسامیہ مین قصہ سلطان فیروز شاہ وفتح خان
کا ناظرین باعقیدت کے لئے بثبوت معجزہ نقش قدم حجت بالغہ
وبرہان ساطع ہے وہی ہذہ وقتیکہ سلطان فیروز مبلا ذمت

مخدوم العالمین رفتن خواسته بود فتح خان که درمیان او
وسلطان عهد قدم مبارک حضرت سرور کائنات صلعم بود تا عرصه کمی
پیش از یکدیگر بعالم بقا شتابد آن نشان والاشان بر سینهٔ
او گذارند فتح خان مذکور بمجرد استماع واقعهٔ بیماری حضرت مخدوم
جهانیان وصحت یافتن ایشان بدعاء حضرت قطب المکرمین
بر اسپ بادپای سوار شده تنها بسوئے پانی پت شتافت و لوقت
شام در انجا رسید و اسپ را بر در خانقاه عرش اشتباه حضرت
مخدوم العالمین گذاشته اندرون رفت حضرت مخدوم درون
حجره مشغول بود و مخدوم شیخ زینا که از خلفائے خاص حضرت
قطب المکرمین بود حلقهٔ حجره در دست گرفته ایستاده بسان فیل مست
می جنبید فتح خان تا رسیده دلیرانه درون حجره رفتن خواست
حضرت مخدوم شیخ زینا گفت ای بچه کجا میروی نمیخواهی که سلامت
باز آئی گفت سلامت میروم و بسلامت باز آیم آنجناب فرمود
که اگر سلامت بیائی پیراهن من پاره کنی والا من جامهٔ ترا پاره کنم
فتح خان چون خواهان همین تفاول بود دلیرانه درون حجره رفت
ودید که حضرت مخدوم العالمین در استغراق اند فتح خان دست بسته
بایستاد پس بے آنکه کسی آن حضرت را خبر دار سازد از زبان مبارک

حضرت لفظ بر آمد برو بگیر قدم آنسرور را فتح خان شاد شد
زمین بوس نموده آمد و همچنان مخدوم شیخ زینہار راست ایستادہ
بدید گفت یا شیخ چگونه سلامت بر آمدم فرمود ای بچه تیر بهدف رسید
ازینجا خود قضا گرفته آمدی اما تا دہلی خود سلامت میتوان رسید
فتح خان گفت یا حضرت آرزوی من از دل و جان همین است
بجہت همین تفاول در اینجا آمده بودم الحمد الله والمنة که مکرر بشارت
یافتم پس بغایت شگفتگی و تازه روی ازانجا بر اسپ سوار شده روانہ
گشت چون نزدیک دہلی رسید زیر درختی فراز آمد خوابش گرفت و چادر
بر رو کشید و جان بحق تسلیم نمود چون این خبر بسلطان رسید وعدهٔ
خود بجا آورد و نشان قدم مبارک حضرت رسالت پناه محمد مصطفے
صلعم بر سینہ او گذاشت انتہی عبارتہ ارباب ایمان و اصحاب
ایقان بغور و تامل ملاحظہ فرماوین که یہہ عبارات کتب معتبره از
مصنفات سلف صالحین بثبوت معجزهٔ نقش قدم رسول اکرم صلی الله
علیه وسلم کس وثوق و توثیق سے مظہر مضامین بملاحظهٔ ان
روایات کے طبایع ہدایت مطالع اہل ایقان پر واضح ہوتا ہے
که بیشک و شبہہ یہہ قدم پاک ایسا صحیح و مستند ہے که اسمین
اباو انکار کو اصلا دخل نہین پس باوجود اس ثبوت کامل کے

اگر اب بھی کوئی منکر متعصب نفی معجزہ مین سعی مذموم عمل مین لاوے اور معتقدین قدم فیض شیم کو بکلمات ناملایم یاد کرے تو بجز آیہ ویل یومئذ للمکذبین کے اور کیا کہا جاوے الغرض اہل اسلام متبعین طریق خیر الانام پر لازم بلکہ واجب ہے کہ بخلوص عقیدت وحضور قلب عظمت واتخاذ تبرک قدم شریف سے لازمہ ایمانی سمجھین اسواسطے کہ بتصریح علماء دین یہہ امر ثابت ہے کہ جس مقام پر حضور پرنور جناب سرور کائنات صلعم کا کچھ بھی تبرک ہوتا ہے وہ مقام فیض التیام باعث نزول ملائکہ ہوتا ہے حضرت محمد ہادی جامع المعجزات مین لکھتے ہین روی اَنَّ ابابکر اخذ شعرین من لحیتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووضع فی بیتہ فبہر کافسمع ابوبکر من بیتہ صوت القران باحسن الاصوات وطلب القاری ولم یجد احداً حتی الی الی موضع الشعرین فسمع القرآن عندہما فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بذلک قال یا ابابکر اما علمت ان الملائکۃ یجتمعون علے شعری ویقرؤن القران عندہ اور تعظیم تبرکات کی زمن صحابہ رضی اللہ عنہ سے الے الآن من غیر سداد ونکیر منکر بحد تواتر شایع وذایع ہے کتاب شفا مین قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ افادہ فرماتے ہین کان ابن عمر یضع یدہ

علے المنبر الذی یجلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخطبۃ
ثم یضع علے وجہہ پس حاصل کلام اس مقام ارادۃ الاختصار
مین یہہ ہے کہ اس ہیچمدان نے باوصف ضیق مجال وایجاز
مقال عجالہ جو جو روایات بحوالہ کتب بطریق مشتے نمونہ از خروار
واندکے از بسیار بنا بر ثبوت مطلق معجزہ نقش قدم لاسیما بثبوت معجزہ
باہرہ نقش قدم بیرون شہر دہلی بپاس صیانت عقاید اہل ایمان
لکھی ہین تنبیہاً اہل اسلام یہہ ہے واضح رہے کہ بمجرد ملاحظہ ان روایات
مذکورہ کے صدق وایقان کو کام فرماکر ہر امر دینی ودنیوی مین
بخلوص نیت وحضور قلب بتوسل قدم پاک کی بارگاہ ایزدی مین
استدعاء کامیابی کرین وبازالہ امراض روحانی وجسمانی
شفاء تام از آلام اسقام اب مسوسہ قدم پاک سے استشفا چاہین
کہ یہہ امر باعث سعادت ابدی ہے اور انکار وابا سبب ضلالت
ونکال سرمدی ہے کیونکہ بعض راویان معتبر وحاکیان باخبر سے
یہہ حکایت عبرت افزا مسموع ہوئی ہے کہ بعض منکرین کذاب
از اتباع عبد الوہاب نے ایام بلوہ غدر مین چاہا کہ اس قدم مبارک کو
نعوذ باللہ واستغفر اللہ کسی وجہ سے ایسی مقام پر مخفی اور پوشیدہ کرنا
چاہیے کہ حاضرین مقام فیض التیام ومستفیضین بارگاہ خیر الانام

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام فیضان صوری اور استعداد معنوی سے
محروم رہیں چنانچہ چند اشخاص متبعین خناس ہوائی نفسانی و طمع
دینار دلی آمادہ اس مہم اہم کے ہوئی چونکہ اس ایام میں بوجہ
یورش بلوۂ غدر ہر شخص بحفاظت جان و مال و اہل عیال
از یکدیگر بیخبر ہر زن و کوچہ میں پوشیدہ رہتا تھا موقع وقت پاکر ایک
شخص نے منجملہ ان اشخاص سے اس مقام پاک میں جہاں
قدم مبارک مرکوز ہے ایک میخ آہنی لگاکر قدم فیض شیم کو اوٹھانا
چاہا بعون اللہ العزیز المستعان و صدق معجزۂ باہرہ حضرت
رسول ایزد منان وہ ملعون کور چشم ہوکر مصداق آیۃ کریمۃ
من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی کا ہوا اور ہر چہار سمت
افتان و خیزان سرگردان پھرنی لگا اسی اثنا میں بجذب محبوب
رب العالمین چند خدام حاضر آستان شریف ہوئی بمعاینہ
اینحال اُس ملعون سرمدی کو بسزا ای لکدکوب خوب فہمایش
کر کے خارج از دربار کیا اور بعہد موثوق ایک شخص ہر وقت
بحراست آستان عالی حاضر باش رہنے لگا

میخ آہنی سے جسقدر عمق اس قدم پاک میں آیا بصدق معجزہ باہرہ
قریب ایک انگشت کے التیام پذیر ہوگیا ہے ماہرین فضل

جناب رسول کریم و واقفین عظمت برکات جسیم پر واضح ہو کہ
مقام خوف و عبرت ہے کہ سزای سو ادبی قدم فیض شمیم جناب
رسول اکرم صلعم نے اس ملعون بدنہاد کو کس درجہ خوار و ذلیل کیا
کہ آج تک یہہ حکایت بزبان صاحبان صدق و ایقان کے
ضرب المثل ہے یہہ بھی ایک اثر ہے اثار قیامت سے
کہ باوجود تصدیق رسالت و اقرار نبوت ہوائے نفسانی
ایسا قلب منقلب ہو گیا کہ صدق معجزہ باہرہ نقش قدم رسول
اکرم صلعم مصحح العلمار الصالحین صفحہ خاطر سے بالکل محو و سلب
ہو جاوے جنے کہ انکی اہانت بلکہ انہدام مین سعی مذموم عمل مین
لادی اللہم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ونعم ما قال ع
سنگے و بنائی کہ در و معرفتی ہست ٭ بہ از ادمی کہ درو معرفتی نیست
الحاصل آنا دم برا ینکہ حضور پرنور جدی و مرشدی قدس اللہ سرہ
و انار اللہ برہانہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ فقیر ہر پنجشنبہ کو بعوجب رسم
سقیمہ بعد مغرب بحاضری قدم مبارک فاتحہ جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا ہے کاتب الحروف عرض کرتا ہے
کہ بعنایت اللہ العزیز و توجہ حضور جدی و مرشدی انار اللہ برہانہ
و قدس اللہ سرہ جو فاتحہ کہ بزمانہ جناب آخوند صاحب و حضرت

جدی و مرشدی کے ہوتے تھے وہ سب بلا کم دکاست بدستور
قدیم بحسن انتظام الی الآن جاری ہین ایک فاتحہ تاریخ دھم ہرماہ
بعد نماز عصر کے خاص حضور قبلہ وکعبہ کا اور فاتحہ سالیانہ بدعوت عام
پرطعام با حضر ماہ محرم المکرم تاریخ یازدہم کو اس خادم سجادہ نے
بحب قلبی وخلوص دلی جاری کیا ہے فرماتے تھے حضور
پر نور کہ روز فاتحہ بزرگان دین متین مین حتی الامکان تبدل وتغیر
نکرے بقدر تیسر جسقدر موجود ہو بلا رعایت فاتحہ مین صرف کرے
و اگر احیانا اسوقت کوئی چیز موجود نہو تو قرض حسنہ لیکر فاتحہ کرے
انشاء اللہ العزیز بتوجہات ارواح طیبات کی بار قرض سے
بہت جلد سبکدوش ہو جائیگا کاتب الحروف خادم کمین
نور اللہ قلبہ بنور الصدق والیقین نے عرض کیا کہ حضور قرض
لیکر ایصال ثواب داخل تکلیف وحرج ہے وہ مرفوع عند الشرع
فرمایا بیشک قرض لیکر منع ہے لیکن اگر کوئی شخص بضرورت
دنیاوی مجبور ہوتا ہے تو اسکے دفع و برآمد کار کے لئے تکلیف
گوارا کر کے قرض لیتا ہے اور اس کام کو انجام پونچاتا ہے
اگر بحب قلبی ومحبت خالص بحصول سعادت وحسنات خالصاً
لوجہ اللہ العزیز الکریم بلا امتناع وتخصیص بقدر احتیاج قرض لیکر

فاتحہ کرے کیا اللہ تعالے اسکی نیت وصدق قلبی سے آگاہ نہین ہے بمقتضاے انما الاعمال بالنیات وانما الامرء مانوی وطغرای عزاے انا مع ظن عبدی بیشک وبی شبہ اللہ تعالی بہت جلد اسکو بار قرض سے سبکدوش فرمایگا مگر یہہ حکم عام نہین بلکہ یہہ حکم اس شخص کے لئے ہے کہ جو اللہ ورسول و اولیاء اللہ سے محبت صادق محض خالصاً للہ بلا آمیزش آلائش دنیاوی رکھتا ہو والا بطمع دنیاوی ورسومات رسمیہ ہرگز قرض لیکر فاتحہ نکرے کہ وہ داخل تکلیف مالا یطاق ہے وہو ممنوع شرعاً **کاتب الحروف** عرض کرتا ہے کہ خاکسار نے بیشتر اوقات اس امر کا امتحان کیا ہے جن معمولات پر کہ حضور پرنور نے خادم سجادہ کو مامور فرمایا ہے اگر بوقت من الاوقات بعدم موجودگی قدر بایحتاج اتفاق اخذ قرض حسنہ کا ہوا ہے اللہ جلشانہ نے بتوجہ موجہ حضرت جدی ومرشدی انار اللہ برہانہ اس مہم کو بعرصۂ قلیل آسان فرمایا ہے واگر بتقاضاے بشریت واغواے نفس پرمکر ادنی خیال امورات دنیاوی وادای رسمیات ظاہری پیرایون حال ہوا ہے قطعاً اس کام مین حرج ونقصان واقع ہوا ہے اللہم احفظنا

من شرور انفسنا وثبت اقدامنا علے الصراط المستقیم حضور
پرنور قدس سرہ علاوہ ان فاتحہ کے جو دولتخانہ پر بذات خاص کیا
کرتے تھے اکثر محافل اعراس بزرگان دین متین مین بھی تشریف فرما ہوکر
شریک مجلس ہوتے چنانچہ تاریخ ۲۶ ماہ صفر بعرس حضرت
سید محمود بحار علیہ الرحمۃ و تاریخ ۱۳ ماہ ربیع الاولی بتقریب فاتحہ خواجہ
خواجگان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ
اللہ علیہ و تاریخ پنجم ماہ رجب المرجب بفاتحہ قل حضرت خواجہ خوجگان
ولی الہند خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ علیہ بدربار
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ و تاریخ ۲۲ ماہ شعبان
بفاتحہ حضرت سید حسن رسول نما رح و تاریخ ۱۷ ماہ شوال بعرس حضرت
سلطان الشعراء امیر العارفین حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ و تاریخ
۱۷ ماہ ربیع الثانی بعرس مخزن قدس حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی
سلطان نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوکر شریک حسنات
عرس ہوتی تھے بعد ختم ہای معمولی محفل سماع مین اگر اجتماع اہل دل
وارباب عرفان کا ہوتا تو شریک محفل ہوتے والا بوقف قلیل مقام
فرودگاہ مین تشریف لے آتے حضور مغفور ارشاد فرماتے تھے
کہ اس فقیر کو قبل ایام غدر سماع مطلق سے از بس شوق تھا